

دولت مند صحابہ رضی اللہ عنہم

مؤلف: مولانا عبد المجید سوہدروی رحمہ اللہ

تخریج: مولانا عمران فردوسی حفظہ اللہ

مسلم پبلیکیشنز



لاہور/سوہدرہ، گوجرانوالہ

فہرست

9	دیباچہ
10	پیش لفظ
12	اسلام اور دولت
28	دولت مند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
دولت مند صحابہ رضی اللہ عنہم کا تذکار مقدس	
31	حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
35	حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ
37	حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ
40	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
44	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
47	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
50	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
52	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
53	حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ
54	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
55	حضرت عباس رضی اللہ عنہ
55	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
56	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

جملہ حقوق بحق مسلم ریلوی لکچرنز محفوظ ہیں

نام کتاب: دولت مند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

مؤلف: مولانا عبدالجید سوہدروی رحمہ اللہ

تخریج: مولانا عمران فردوسی حفظہ اللہ

اشاعت: چھٹی بار 2009

ناشر: محمد ادریس فاروقی حفظہ اللہ

✽ E/399 اندرون موچی دروازہ، لاہور۔ 4044013 - 0322

✽ سوہدرہ، گوجرانوالہ

ڈسٹری بیوٹر:

دارالسلام

36 لوئر مال، لاہور

- 56 حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما
- 57 حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما
- 57 حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ
- 58 حضرت حاطب رضی اللہ عنہ
- 59 حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ
- 59 حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ
- 60 حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ
- 61 حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
- 62 حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ
- 62 حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
- 63 حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ
- 63 حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ
- 64 حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
- 64 حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ
- 64 حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ
- 65 حضرت حویطب رضی اللہ عنہ
- 65 حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ
- 65 حضرت خباب رضی اللہ عنہ
- 65 حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ
- 66 حضرت یعلیٰ بن سہیل رضی اللہ عنہ
- 66 حضرت صعصعہ رضی اللہ عنہ

- 66 حضرت ارقم بن ابوارقم رضی اللہ عنہ
- 67 حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ
- 67 حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ
- 67 حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ
- 68 حضرت اُسید بن خضیر رضی اللہ عنہ
- 68 حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ
- 68 حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ
- 68 حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

دولت مند تابعین رضی اللہ عنہم

- 70 حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ
- 71 حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ
- 72 حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ
- 72 حضرت محمد بن مسلم زہری رضی اللہ عنہ
- 72 حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ
- 73 حضرت یونس بن عیینہ رضی اللہ عنہ
- 74 حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ
- 75 حضرت مکحول دمشقی رضی اللہ عنہ
- 75 حضرت فروخ رانی رضی اللہ عنہ
- 75 حضرت عامر بن شراحیل شععی رضی اللہ عنہ
- 75 حضرت عامر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ
- 76 حضرت ابواسحاق سبیعی رضی اللہ عنہ

دیباچہ

الحمد للہ! یہ رسالہ اتنا مقبول ہوا کہ پہلے دو ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گئے اور یہ تیسرا ایڈیشن شائع ہو رہا ہے۔ زمانہ انتہائی گرانی کا ہے مگر بایں ہمہ کوشش کی گئی ہے کہ کاغذ اچھے سے اچھا اور طباعت عمدہ سے عمدہ ہو۔

پہلے ایڈیشن میں یہ واضح کر دیا گیا تھا کہ دراصل یہ میری ان تقاریر کا مجموعہ ہے جو ”انٹر کالجیٹ مسلم برادر ہڈ“ کے زیر اہتمام مسجد شاہ چراغ لاہور میں ہوئیں اور تبلیغی کلاس اچھرہ لاہور کے ان ”نوجوان طلبہ“ کے نام سے منسوب ہوئیں جو مجھ ناچیز سے تبلیغی درس حاصل کرتے رہے۔

آہ! آج ان میں سے کئی ایک میری نظروں سے اوجھل اور داغ مفارقت دے گئے ہیں۔ ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جو بقید حیات ہیں ان کو اسلام پر زندہ رکھے۔ (آمین)

عبدہ عبد المجید عفی عنہ
سوہدرہ یکم اکتوبر ۱۹۴۷ء

76 حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ

77 حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

دولت مند امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن

81 حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

82 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

82 حضرت زینب رضی اللہ عنہا

83 حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

83 حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

دولت مند علماء و صوفیاء رحمۃ اللہ علیہم

84 حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ

84 حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ

85 حضرت حماد رضی اللہ عنہ

85 امام لیث رضی اللہ عنہ

85 امام رائی رضی اللہ عنہ

86 شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ

86 حضرت یحییٰ برمکی رضی اللہ عنہ

87 حضرت فضل برمکی رضی اللہ عنہ

88 شیخ محمد عبدہ مصری رضی اللہ عنہ



اسلام اور دولت

مسلمانوں میں عام طور پر یہ خیال رائج ہو رہا ہے کہ دنیا اور دنیا کی دولت بہت بری چیز ہے۔ اور اسلام حصول دولت اور سیم و زر جمع کرنے کے بہت خلاف ہے اور فقر و فاقہ ہی کی تعلیم دیتا ہے، چنانچہ اکثر ملاً اور واعظ بھی اپنے وعظوں میں اسی قسم کی ذہنیت پیدا کرنے اور اسی کو تقویت دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ مسلمان دن بدن کمزور اور نادار ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ افلاس ان کے سروں پر مسلط ہو رہا ہے، قرض بڑھتا جا رہا ہے، اور اغیار سونے چاندی میں کھیلے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ مسلمانوں کا وہ طبقہ جو دیندار یا روحانیت کا علمبردار کہلاتا ہے وہ تو یہی کہتا ہے کہ مسلمان دنیوی ترقی نہیں کر سکتے نہ کرنی چاہیے کیونکہ حضور ﷺ سے فقر ہی پر فخر کرنا ثابت ہے، حالانکہ ”الفقر فخری“ (فقیری میرا فخر ہے) والی روایت قطعاً بے بنیاد ہے، اور ماہرین علم حدیث نے ثابت کر دیا ہے کہ نبی ﷺ نے ”الفقر فخری“^(۱) نہیں بلکہ ”العجز فخری“^(۲) (عجز میرا فخر ہے) فرمایا تھا، چنانچہ امام ابن قیم اور قاضی عیاض نے اس کی بہت ہی خوب شرح کی ہے جس میں اس قسم کے شبہات کو دور کر دیا ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کی ایک جامع

دعا منقول ہے جس میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں:

(۱) انظر: تذكرة الموضوعات ص (۱۷۸) فانه باطل

(۲) لم اجده۔

((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكَفْرِ وَالْفُسُوقِ))^(۱)

”الہی! میں فقر، کفر اور گناہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور پاک ﷺ فقر کو کفر اور فسق کے برابر سمجھتے تھے مگر یہ زاہدوں کا طبقہ ہے جو بدستور مسلمانوں کو فقر ہی کی تعلیم دیتا چلا جا رہا ہے۔ دوسرا طبقہ جو دنیا دار کہلاتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ ہم صرف مادی ترقی کے لیے پیدا ہوئے ہیں اور مذہب کی حفاظت کے لیے ملاً اور پیر کافی ہیں۔ ”دنیاوی ترقی“ اسلام نے سکھائی ہے نہ سکھا سکے گا، اس لیے مادی ترقی یورپ سے سیکھنی چاہیے۔ یہ دونوں گروہ غلطی پر ہیں اور دونوں کی اصلاح و فلاح ہمیں مقصود و مطلوب ہے۔ یاد رکھیے! اسلام مادی اور روحانی دونوں قسم کی ترقیوں کا حامل ہے اگر کوئی شخص روحانی ترقی کر لے مگر مادی ترقی کا نام نہ لے تو یقیناً وہ اسلام سے اسی طرح دور ہوگا جس طرح وہ شخص دور ہے جو مادی ترقی تو کر رہا ہے مگر روحانی ترقی کا نام نہیں لیتا، یعنی دنیا دار تو بن چکا ہے مگر دینداری کو اختیار نہیں کرتا ہے۔

دین اور دنیا:

اسلام دین اور دنیا دونوں کی تکمیل چاہتا ہے اس لیے قرآن کریم میں ہمیں یوں دعا مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے: ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾^(۲) ”الہی! ہمیں دنیا کی بھلائی بھی عطا فرما اور آخرت کی بھلائی بھی۔ اور آگ کے عذاب سے بچالے (خواہ وہ عذاب جہنم کا ہو یا دنیا کی ذلت و خواری کا۔)“

(۱) لیس حدیث زید بن ارقم بهذا اللفظ في المشكوٰۃ بل هو بلفظ آخر انظر: کتاب مشکوٰۃ،

الدعوات حدیث: (۲۴۶۰) واما هذا اللفظ ففي سنن النسائي وهو حدیث صحیح، مع تقديم لفظ

الكفر على الفقر دون ذكر لفظ الفسوق انظر حدیث رقم: ۱۳۴۶.....

(۲) سورة البقرة: آية: ۱۰۲

حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ خود بھی یہ دعا بکثرت پڑھا کرتے تھے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی تعلیم دیا کرتے تھے۔^(۱) اسی آیہ کریمہ کے ساتھ حضور ﷺ کا یہ ارشاد بھی ملاحظہ ہو: ((خَيْرُكُمْ مَنْ لَمْ يَتْرُكْ آخِرَتَهُ لِدُنْيَاهُ وَلَا دُنْيَاهُ لِآخِرَتِهِ))^(۲)

”تم میں اچھا وہ شخص ہے جو نہ اپنی دنیا کے لیے آخرت کو چھوڑے اور نہ آخرت کے لیے دنیا کو ترک کرے۔“

ابن عساکر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسی باب میں سرور عالم ﷺ نے فرمایا: ((لَيْسَ بِخَيْرِكُمْ مَنْ تَرَكَ دُنْيَاهُ لِآخِرَتِهِ وَلَا آخِرَتَهُ لِدُنْيَاهُ حَتَّى يُصِيبَ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَإِنَّ الدُّنْيَا بَلَاغٌ إِلَى الْآخِرَةِ))^(۳)

”تم لوگوں میں سے وہ شخص اچھا نہیں ہے جو اپنی آخرت کے لیے دنیا کو اور اپنی دنیا کے لیے آخرت کو چھوڑ دے، بلکہ اچھا وہ ہے جو دونوں کو حاصل کرے کیونکہ دنیا تو آخرت تک پہنچنے کے لیے زادِ راہ ہے۔“

پس ثابت ہوا کہ دین اور دنیا لازم و ملزوم ہیں۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے دین جدا اور دنیا کوئی الگ چیز نہیں ہے بلکہ جو شخص حضور ﷺ کی اطاعت میں دیندار بننا چاہتا ہے وہ دنیا دار بھی بن جاتا ہے۔ اگر کوئی صحیح معنوں میں دنیا دار بننا چاہتا ہے تو لازماً اسے دیندار بھی بننا پڑتا ہے کیونکہ حضور ﷺ تو دین اور دنیا دونوں کے امام تھے اور ان دونوں کی صحیح تعلیم دینے کے لیے مبعوث ہوئے تھے۔ جو لوگ دین کے خیال سے دنیا چھوڑ دیتے تھے حضور ﷺ ان سے بیزاری کا اظہار فرماتے، چنانچہ اسی

① انظر: صحيح البخاری، حدیث رقم: ۶۳۸۹) دون ذکر لفظ تعلیمہ ﷺ الغیر،

② موضوع، انظر: سلسلة الأحادیث الضعيفة -

③ باطل، انظر: المصدر السابق ج ۱ حدیث رقم: ۵۰۰۰

معنی میں ارشاد ہوا:

((لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ))

”ترک دنیا کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔“

فقر سے پناہ:

اب سرور عالم ﷺ کی ان دعاؤں پر ایک نظر ڈالیں جو حضور ﷺ محض امت کو تعلیم دینے کے لیے پڑھا کرتے تھے، تاکہ امت کو فقر و فاقہ سے نفرت اور غنا، یعنی مال و دولت کی اہمیت کا اندازہ ہو جائے اور اس مسئلے میں غلط ذہنیت قائم نہ ہونے پائے۔

یوں تو حضور ﷺ کی بے شمار دعائیں ہیں مگر ہم یہاں صرف ”حصن حصین“ سے ان ادعیہ مسنونہ کے وہی الفاظ نقل کرتے ہیں جو ہمارے مضمون سے متعلق ہیں۔ (مفصل دعائیں اصل کتاب سے مع حوالہ دیکھی جاسکتی ہیں۔)

((اللَّهُمَّ! اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِي عَلَيَّ عِنْدَ كَبِيرِ سِنِّي وَانْقِطَاعِ عُمْرِي))^(۱) ”الہی! میرے بڑھاپے اور عمر کے خاتمے میں میرا رزق وسیع کر دے۔“ (یعنی اب میں بوڑھا ہو چکا ہوں زیادہ محنت و مشقت نہیں کر سکتا۔)

((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ غِنَاً وَغِنَاً مَوْلَايَ))^(۲)

”الہی میں تجھ سے اپنی غنا اور اپنے ساتھیوں کی غنا کی درخواست کرتا ہوں۔“

((اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى دِينِي بِالدُّنْيَا وَعَلَى آخِرَتِي بِالتَّقْوَى))^(۳)

”الہی! میرے دین کی دنیا سے اور آخرت کی تقوے سے مدد کر۔“

① ضعيف، أنظر: ضعيف الجامع الصغير وزيادته، برقم « (۱۶۶۳)

② ضعيف، أنظر: سلسلة الأحاديث الضعيفة، رقم « (۲۹۱۲)

③ ضعيف، أنظر: كشف الخفاء ج ۱ ص ۱۸۵